صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 18 فروری 2014ء بمطابق 17 ربیع الثانی 1435 ہجری بعداز دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تُطِيعُواْ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يَرُدُّوكُمۡ عَلَىٰٓ أَعۡقَٰبِكُمۡ فَتَنقَلِبُواْ خَٰسِرِينَO بَلِ ٱللَّهُ
مَوۡلَىٰكُمۡۖ وَهُوَ خَيۡرُ ٱلنَّٰصِرِينَO سَنُلۡقِي فِي قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلرُّعۡبَ بِمَآ أَشۡرَكُواْ بِٱللَّهِ مَا لَمۡ
يُنَزِّلۡ بِهِۦ سُلۡطَٰنٗاۖ وَمَأۡوَىٰهُمُ ٱلنَّارُۖ وَبِئۡسَ مَثۡوَى ٱلظَّٰلِمِينَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيمِ۔

(ترجمہ): مومنو! اگر تم کافروں کا کہا مان لوگے تو وہ تم کو الٹے پاؤں پھیر کر (مرتد کر) دیں گے پھر تم بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے۔ (یہ تمہارے مددگار نہیں ہیں) بلکہ خدا تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔ ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیں گے کیونکہ یہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ ظالموں کا بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

دعائے مغفرت

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر فضل الٰہی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، زه اپیل کوم۔ کومې واقعې چې په پشاور کښې وشوې او قیمتي زمونږ ورونړه پکښې شهیدان شو او تاسو وکتل چې څومره واقعې راغلې، په دیکښې، د هغې د پاره زه درخواست کوم چې د هغوی د پاره دعا وشی او مونږه هغه د زړه د کومی نه Condemn کوؤ۔ تهینک یو۔ (مداخلت) ټوله صوبه یادوم جی، ټوله صوبه کښې بالکل چې څومره واقعې شوې دی، د ټولو د پاره د دعا وشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ لطف الرحمان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ جتنے بھی شہداء ہیں، ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

(اس مرحلہ پر تمام شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

حلف وفاداری رکنیت

Mr. Deputy Speaker: Now, I welcome Mr. Akbar Ayub Khan, newly elected Member and request to stand in front of his seat to take oath.

(Applause)

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن اسمبلی، جناب اکبر ایوب خان نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

جناب ڈپٹی سپیکر: مبارک ہو جی۔

جناب اکبر ایوب خان: تھینک یو۔ شکریہ، شکریہ۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Now, I request the honourable Member, to sign the Roll of Members. placed on the table of Secretary Provincial Assembly.

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حاضری رجسٹر میں اپنے دستخط ثبت کئے)

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ان کے اسمائے گرامی: جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے 18-02-2014 و 19-02-2014؛ محترمہ ملیحہ تنویر صاحبہ، ایم پی اے 18-02-2014؛ محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، ایم پی اے 18-02-2014؛ جناب محمود خان صاحب، ایم پی اے 18-02-2014 و 19-02-2014؛ محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، ایم پی اے 18-02-2014؛ جناب فریڈرک عظیم صاحب، ایم پی اے 18-02-2014 و 19-02-2014؛ جناب محب اللہ خان صاحب، پارلیمانی سیکرٹری 18-02-2014۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Deputy Speaker: Item No. 4, 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Mehmood Jan;
2. Madam Maliha Tanveer;
3. Madam Nighat Yasmeen Orakzai; and
4. Syed Jaffar Shah.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5, 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the

following Members under the Chairmanship of honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Mehmood Jan;
2. Mr. Samiullah Alizai;
3. Mr. Muzaffar Said;
4. Mr. Sultan Muhammad Khan;
5. Madam Amna Sardar; and
6. Madam Uzma Khan.

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8: Madam Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her adjournment motion No. 61, in the House. Madam Nighat Orakzai.

محترمہ نگہت اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر صاحب، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی مجھے اجازت دی جائے، وہ یہ کہ پشاور یونیورسٹی میں اساتذہ کی جانب سے طالبات کو جنسی طور پر ہراساں کیا جارہا ہے جس سے طالبات اور والدین میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ کئی سالوں سے چلا آرہا ہے اور 2011 میں بھی میں نے ان گھناؤنی کارروائیوں کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جس کی وجہ سے ایک طرف یونیورسٹیاں تباہ ہو رہی ہیں اور دوسری طرف طالبات تعلیم کو خیر باد کہہ رہی ہیں لیکن کچھ ناگزیر وجوہات اور اسمبلی کی میعاد ختم ہونے کے بناء پر ان کرداروں کو کیفر کردار تک نہ پہنچا سکے۔ تحریک انصاف کی حکومت سے میری یہ درخواست ہے کہ ان گھناؤنے کرداروں سے پردہ اٹھائے اور بچیوں کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے تاکہ قوم کی بیٹیاں علم سے آشنا ہو سکیں اور ان کالی بھیڑوں سے نجات حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر صاحب، اس پہ میں ایک دو چار باتیں ہی Add کرونگی، وہ یہ کہ 2010 میں جب یہ واقعہ میرے نالج میں آیا تو جناب سپیکر صاحب، اس پہ میں نے اس ہاؤس میں بات کی اور باقاعدہ اس پہ سی ایم صاحب جو تھے، امیر حیدر خان ہوتی صاحب، ان کی میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک ہائی لیول کی اس پہ کمیٹی بنائی اور اس میں چونکہ بہت سے شواہد اور بہت سے ثبوت میں لے کر گئی تھی اور میں ان تمام کرداروں کو بھی سامنے لیکر آئی تھی اور یہ باقاعدہ ایک اخبار میں اشتہار چھپا تھا نامعلوم، یعنی طالبات کی

طرف سے جنہوں نے نام ظاہر نہیں کیا تھا اور اس پہ جب ہم لوگوں نے، اس انکوائری کمیٹی میں مجھے مطلب انہوں نے نہیں بلایا لیکن بہر حال وہ میں ان لوگوں کو جب بھجواتی رہی تو اس کمیٹی کو جو یہ گھناؤنے کردار ہیں با قاعدہ طور پہ، ان کے چہرے سب کو آشنا ہیں لیکن اس کے بعد چونکہ مدت ختم ہوگئی ہماری اسمبلی کی، تو سر، سرد خانے میں یہ کیس چلا گیا لیکن یہ تمام گھناؤنا کاروبار ابھی تک جاری ہے اور اس میں جناب سپیکر صاحب! چونکہ ہمیں Freedom of speech جو ہے تو یہ کسی کسی کی ہمت ہوتی ہے کہ جو ان Topics پہ بات کر سکے۔ یہ تمام میرے یہاں پہ بیٹھے ہوئے لوگوں کے علم میں بھی ہوگا کہ یہ تمام چیزیں ان تعلیمی اداروں میں چل رہی ہیں اور سر، ایک ایسی بات ہے کہ صرف طالبات کے والدین کو اور پھر طالبات کو بٹھادیا جاتا ہے اور ان کو کہا جاتا ہے کہ آپ کی بدنامی ہو جائے گی، آپ کی شادی نہیں ہو پائے گی اور آپ کا مستقبل خراب ہو جائے گا تو آپ Patch up کر لیں، اگر آپ یا کمیٹی چاہے گی تو میں وہ Proofs بھی لا کر وہ جو صلح نامے کے Proofs ہیں، وہ بھی میں لا کر یہاں پہ پیش کر سکتی ہوں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، تعلیمی اداروں میں ان لوگوں کو ترقیوں پہ ترقیاں مل رہی ہیں جو کہ اس گھناؤنے کرداروں میں ہیں اور وہ سر، کیا ہے؟ ٹیسٹ تو پاس کر لیتی ہیں بچیاں اور بچیاں چونکہ ذہین ہوتی ہیں، ان کو بلایا جاتا ہے دفتر میں اور کہا جاتا ہے کہ میرے ساتھ یا Dinner کرو اور یا میرے ساتھ باہر Outing کیلئے جاؤ تو Viva میں آپ کو اگر 10 نمبرز ہیں تو میں اس میں آپ کو 9 نمبرز دیدوں گا اور جناب سپیکر صاحب، ہائی لیول پہ یہ گھناؤنا کاروبار چل رہا ہے اور جو بچیاں ہماری قوم کی بچیاں جنہوں نے کل مائیں بننا ہیں اور وہ ایک مفکر کی بات ہے کہ "تم مجھے اچھی ماں دیدو، میں تمہیں اچھی قوم دیدونگا" لیکن اگر ہمارے ہی یہ کردار جو کہ مقدس پیشہ ہے اور اسی مقدس پیشے کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا ہے جناب سپیکر صاحب، میں اس کی باقاعدہ طور پہ مذمت بھی کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب اور اس پہ باقاعدہ یونیورسٹی میں ہنگامہ بھی ہوا ہے اور وہ اخبارات میں باقاعدہ طور پہ چھپا بھی ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے اور اس گورنمنٹ سے جو کہ انصاف کے نام پہ آئی ہے اور انصاف سب کیلئے برابر ہے، ایک طرف ترازو ہے اور ایک طرف انصاف ہے، تو ترازو اور انصاف کو جب دیکھا جائے تو یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمٰن میں کہا ہے، فرمایا ہے وہاں پہ کہ میں نے میزان کو برابر، آسمان کو اس طریقے سے بنادیا ہے

کہ وہ بالکل اس میں آپ انصاف کر سکو، توازن قائم رکھ سکو جناب سپیکر صاحب، اور اس پہ ایسا وزن ہو کہ اس میں تمہیں کوئی کمی اور بیشی کا نقصان نہ ہو۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس کی پر زور مذمت کرتی ہوں اور ان لوگوں کی مرمت کرنے کیلئے جناب سپیکر صاحب، (تالیاں) میں اس اسمبلی کو اور اس اسمبلی کے جو دعویدار بیٹھے ہوئے ہیں، جو انصاف کے نام پہ آئے ہیں کہ ان کی نہ صرف مرمت کی جائے، نہ صرف ان کو ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے بلکہ ان بچیوں کو جو ہے، ان بچیوں کو تحفظ فراہم کیا جائے اور جناب سپیکر صاحب، ایک طرف ہمارے سکولز تباہ و برباد ہو رہے ہیں دھماکوں سے، جیسے بھی ہے اور دوسری طرف یہ کاروبار ہو رہا ہے تو جناب سپیکر صاحب! بچیاں کہاں جائیں گی؟ تو میں آپ کے توسط سے جناب سپیکر صاحب! گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ خصوصی دلچسپی لے اس میں اور ان کی مرمت کا کوئی سامان پیدا کرے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم عظمیٰ خان، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، نگہت صاحبہ نے جو ایشو اٹھایا ہے، یقیناً بہت توجہ طلب ایشو ہے۔ جناب سپیکر، مسئلہ یہاں سے Create ہوتا ہے کہ جب ہم اسمبلی میں کوئی ایشو لاتے ہیں اور اسے ڈسکس کرتے ہیں، اس پہ کمیٹیاں بنتی ہیں لیکن اس میں ہماری Representation نہیں ہوتی۔ ہونا یہ چاہیئے کہ جو ممبر جو بھی ایشو اس اسمبلی میں لیکر آئے، اس کمیٹی میں اس ممبر کا ہونا ضروری ہو۔ میری گزارش ہو گی کہ اگر آپ اس پر دوبارہ کمیٹی یا کچھ بھی بناتے ہیں تو موؤر کو ضرور On board لیں۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! جو تحریک التواء میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ نے پیش کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بڑے Sensitive قسم کے ایشو کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے جو کوئی ایک واقعہ شاید ہوا تھا 12-2011 میں اور کوئی کمیٹی بھی بنی تھی لیکن ابھی کوئی As such ہمارے نوٹس میں نہیں ہے اور یہ بات میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ بہتر ہوتا کہ ہم اپنی جگہ بیٹھ

کر بھی کر سکتے تھے، انکوائری بھی کر سکتے تھے، ہر چیز Possible ہے، ہم سب جتنے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی اس بات کی Favour نہیں کریگا کہ کسی بھی تعلیمی ادارے میں کسی بھی اس طرح کی کوئی چیز رونما ہو اور چونکہ کوئی چیز اس میں Particular case بھی Mention نہیں ہے کہ جس کے بارے میں ہم کوئی معلومات لے سکیں۔ بہر کیف میں پھر بھی آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ اپنی بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کی Detailed inquiry کرونگا اور ان سے میں، جو انہوں نے اشارتاً بتایا ہے کہ کوئی مواد ہے ان کے پاس، میں ان سے لونگا اور میں ان شاء اللہ ان کے ساتھ ملکر ان کو میں بالکل اس میں اپنے ساتھ رکھونگا اور جو بھی یہ مجھے مواد دیگی، ہم دونوں اس کو Inquire کر لینگے اور ان شاء اللہ اگر کوئی ایسا کیس ہے تو اس کو ہم کبھی بھی معاف نہیں کرینگے اور اگر نہ ہوا تو پھر وہ الگ بات ہے لیکن میری یہ ایک درخواست ہے کہ اساتذہ سارے ایسے نہیں ہوتے، یہ ایک مقدس پیشہ ہے اور کسی ایک کالی بھیڑ کی وجہ سے پوری کمیونٹی کو بدنام نہیں کرنا چاہیئے اور اگر کوئی کالی بھیڑ پائی گئی تو میں اس فلور پہ یہ Commitment دیتا ہوں کہ ہم اس کو بالکل ایک لمحے کیلئے بھی Spare نہیں کرینگے۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی مسٹر محمد علی شاہ باچا۔

<u>سید محمد علی شاہ</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دا داسې یو ایشو ده چې بعضې دا کمیټیانې چې مونږه کومې جوړې کړې دی سټینډنګ کمیټیانې، نو هغه چې داسې Discussion openly مونږ کهلاؤ په اسمبلیانو کښې نشو کولے نو سټینډنګ کمیټۍ هم د دغه دغه د پاره وی چې هغې کښې به پوره مسئله راشی او هلته به Thrash out شی، نو زما دا ریکویسټ دے تاسو ته چې نګهت بی بی دا کومه مسئله دلته Raise کړې ده، پکار ده چې دا مونږ سټینډنګ کمیټۍ ته حواله کړو او هغې کښې Properly thrash out شی او چې کوم ګناهګار وی، هغوی ته به سزا ملاؤ شی او چې کوم ګناهګار نه وی نو هغوی ته به جزا ملاؤ شی۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر!

(شور)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ میری قوم کی بچیوں کا سوال ہے جناب سپیکر صاحب، یہ میرے صوبے کی بچیوں کا سوال ہے جناب سپیکر صاحب، یہ میرے گھر کی بیٹی کا سوال ہے۔ جناب سپیکر صاحب، 2010 سے میں نے اپنی بیٹی کو گھر میں بٹھا کر میں اس کو تعلیم دے رہی ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا ہے؟ اگر میں ان تمام لوگوں کو یہاں پر بے پردہ کرنے لگ جاؤں تو پھر یہ اسمبلی جو ہے، یہ وہ ایسی چیز بن جائے گی کہ کل کو اخبارات اور ٹی وی پر، ابھی میں اسی سلسلے میں ایک اور بات اگر میں آپ کے نالج میں، اگر آپ کے توسط سے بات کرنا چاہوں، میں جذباتی ہو جاتی ہوں اسلئے کہ یہ میری قوم کی بچیاں ہیں۔ میری قوم کے بچے ایک طرف دھماکوں سے خراب اور تباہ ہو رہے ہیں، دوسری طرف ان کالی بھیڑوں کی طرف سے تباہ اور برباد ہو رہے ہیں۔ داؤدزئی میں جناب سپیکر صاحب، پانچ سال کی بچی کے ساتھ اجتماعی زیادتی ہوئی ہے، میں اس کا نام اخبارات میں یا میڈیا پہ نہیں لانا چاہتی تھی، اس کے پاس میں خود گئی ہوں، میں نے ایس ایچ او صاحب سے بات کی ہے اور پھر ان کے Complaints cell سے جو مجھے Messages آئے تھے، گئے ہیں لیکن کسی بندے نے ایل آر ایچ سے اس کو کہہ دیا کہ اس کو فارغ کریں اور حیات آباد سے، چلیں سنیں ابھی آپ، اب آپ سنیں، دل کھول کر سنیں اور کان کھول کر سنیں کہ اگر میں ایسی باتیں یہاں اسمبلی میں نہیں لانا چاہتی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ لوگ جو ہیں تو اس پر بے حسی کا مظاہرہ کریں۔ جناب سپیکر صاحب، انہوں نے بہت Light لیا ہے اس مسئلے کو اور میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں، اس کو یا کمیٹی کے حوالے کیا جائے، سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پہ میں ان کو Proof دے سکوں۔ انہوں نے تو کہہ دیا ہے کہ جی اگر ایسا مسئلہ ہوا، آپ پہلے یہ تو اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کے توسط سے میں ان سے یہ سوال کرتی ہوں کہ آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کہ کیا یونیورسٹی میں ہنگامہ نہیں ہوا تھا طلباء کا اس ایشو پہ؟ اگر آپ اتنے ہی ناخبر ہیں اخبارات سے تو پھر آپ کی گورنمنٹ اتنی ہی ناخبر ہے ان اخبارات کی سرخیوں سے، اگر آپ کی گورنمنٹ اتنی ہی ناخبر ہے ان تمام ہونے والے واقعات سے تو پھر آپ لوگوں کو یہاں پر بیٹھ کر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، آپ کو انصاف کہنا، انصاف کی بات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (تالیاں) آپ کو اس بات پہ کوئی حق نہیں ہے کہ آپ کی بچیاں جو ہیں، وہ صرف تعلیم اسلئے چھوڑ دیں کہ ان کو وہ

گھناؤنے کردار جو ہیں، وہ ان کو بلیک میل کریں اور ان کو کہیں کہ ہم آپ کو 10 میں سے 10 نمبرز دیتے ہیں، اگر آپ ہمارے ساتھ جا کر تو Dinner یا چائے کریں یا ہمارے ساتھ Long drive پہ جائیں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اپنی بیٹی کے متعلق اس ہاؤس میں اس قسم کی بات کروں؟ میں کبھی بھی نہیں چاہونگی۔ اس پر جناب سپیکر صاحب، میں بالکل مطمئن نہیں ہوں، میں پہلے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کرنے کے موڈ میں نہیں تھی لیکن اب اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے سے سر، آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کو کریں اور ان کو میں تمام ثبوت لا کر دیدونگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تهینک یو سر۔ څنګه چې سر محمد علی باچا خبره وکړه او په دې پوائنټ باندې اوپن ډسکشن هم نه دے پکار نو دا پکار ده چې کمیټۍ ته لاړ شی، که د میډم سره چرته داسې Evidence وی یا چرته هغه وی ورسره نو پکار دا ده چې یره په دې فلور باندې عام پبلک لکه په دې هغه باندې دا ډسکس کول هم پکار نه ده، نو چې سټینډنګ کمیټۍ ته لاړ شی نو چې چرته مطلب دا دے دوئ سره Evidence وی نو هلته به ډیر په عزت سره په طریقې سره هغه شے ډسکس شی او چې چرته مطلب دے هغه بهیرېې دی According to Madam نو هغه به هم پوائنټ آؤټ شی نو زما دا ریکویسټ دے سر چې دا کمیټۍ ته ریفر شی نو دیکښې به دغه کړی۔ تهینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ مسٹر مشتاق غنی۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میرا تو خیال تھا کہ میں نے کافی Comprehensive جواب دیا تھا اور میں نے یہ کہا تھا کہ اس ایشو پہ جیسے منور خان صاحب نے ابھی کہا کہ یہ مناسب نہیں ہے، لوگوں کی بچیاں پڑھتی ہیں، Sometime، میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں، ہمارے کسی گرلز کالج کے بارے میں کسی شہر میں اس طرح کی ایک خبر لگی اخباروں میں، میں Personally گیا، سب نے Investigate کیا اور آپ خدا پہ یقین کریں کہ اس پورے واقعے کا دور سے بھی کوئی تعلق نہیں تھا لیکن لوگوں کے دلوں میں وہ بہت زیادہ ایک چیز پیدا ہو گئی کہ ہماری بچیاں Insecure ہیں۔ میں یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ چونکہ یہ جو تحریک التواء آپ اس کو پڑھ لیں کہ اس میں کوئی خاص Particular واقعے کی

طرف اشارہ نہیں ہے، جو ایک واقعہ ہوا 2011-12 میں ہوا تھا جس میں کمیٹی بنی تھی اور وہ انہی کا دور حکومت تھا لیکن اب اگر کوئی بات ہوئی ہے تو میں ایک ذمہ دار انسان کی حیثیت سے انہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ میرے ساتھ بیٹھیں، وہ مواد جو یہاں پہ یا، سٹینڈنگ کمیٹی بھی تو ایک منی اسمبلی ہی ہے، یہ مجھے دیں میٹریل، میرے ساتھ بیٹھیں، آخر تک ہم دونوں ملکر انکوائری کرتے ہیں اور اگر ہم نے انکوائری میں کوئی کمی کی (تالیاں) تو آپ آکے اسی فلور پر بتائیں کہ ہم نے انکوائری میں فلاں جگہ پہ کمی یا کوتاہی کی ہے۔ اسلئے آپ کو انکوائری میں ساتھ رکھ رہا ہوں تو میرے خیال میں This is the sufficient answer for this adjournment motion.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: Indirectly یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ یہ میرے ساتھ بیٹھیں تاکہ یہ مجھے Drive پر لیکر جائیں اور پھر کہیں کہ میں 10 میں سے 10 نمبر ز دیدوں آپ کو۔ (تالیاں) بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، ابھی یہاں پہ میرے تمام یہاں پہ ابھی۔۔۔۔۔

(شور)

اراکین: شیم شیم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ابھی آپ لوگوں کیلئے، آپ لوگوں کیلئے تاکہ مجھے Drive پر لیکر جائیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ میری بچیوں کا سوال ہے جیسا کہ منور خان نے کہا کہ ہم اس ہاؤس میں اوپن ڈسکشن نہیں کر سکتے۔ اگر منسٹر صاحب چاہتے ہیں کہ ان پردہ نشینوں کے نام آئیں تو پھر تو میں ان پردہ نشینوں کے نام لینے کیلئے تیار ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت اورکزئی: کمیٹی کو حوالے کیا جائے، کمیٹی کو حوالے کیا جائے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ مہربانی کرکے، آپ لوگ مہربانی کریں اپنے ہاؤس کو In order رکھیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کو آرڈر میں رکھیں، پلیز۔

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

ایک رکن: ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، پہلے مشتاق غنی صاحب کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ (قہقہہ)

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ نگہت کو اپنی بہن کہا ہے اور آج بھی اپنی بہن کہہ رہا ہوں، وہ میرے ساتھ جائیں تو میری بہن ہوگی وہ، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ اگر وزیر صاحب، جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس ہاؤس کی بنی ہے تو اس میں یہ چلی جائے بات تو میرے خیال کے مطابق شفاف طریقے سے انکوائری ہوگی اور خود منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کسی ایک کالی بھیڑ کی وجہ سے پوری کمیونٹی کو بدنام نہ کیا جائے تو منسٹر صاحب اس کالی بھیڑ کو کیوں نہیں بے نقاب ہونے دیتے؟ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں جانا چاہیئے اور اس کو بے نقاب ہونا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نگہت اورکزئی صاحبہ نے جو یہ کال اٹینشن لایا ہے، یہ کوئی ایسا کال اٹینشن نہیں ہے کہ اس کو یہ نظر انداز کر رہے ہیں، اس کی انکوائری ہونی چاہیئے۔ ہماری بچیاں، جناب سپیکر صاحب! ہماری بچیاں۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میں نے تو کہہ دیا ہے کہ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: فلور آپ نے مجھے دیا ہوا ہے جناب سپیکر صاحب، ہماری بچیاں کالجوں میں اور سکولوں میں جاتی ہیں اور انہیں اگر حکومت تحفظ فراہم نہیں کر سکتی ہے تو پھر میرے خیال کے مطابق یہ مشتاق غنی صاحب کی بہت بڑی کمزوری ہے، ان کے محکمے کی کمزوری ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔مائیک آن کریں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ بہت زیادہ اہم ایشو ہے، اس ایشو کو میں اس وقت تک چونکہ آج کا جو ایجنڈا ہے، یہ بھی بہت ضروری ہے جو امن کے نام پہ ہے، جو ہمارے امن کے اس پہ ہے، لاء اینڈ آرڈر کے نام پہ ہے، سر! لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ جوڑی ہوئی یہ بات ہے۔ کیا آپ کے توسط سے میں وزیر صاحب سے پوچھ سکتی ہوں کہ انہوں نے پچھلے دنوں کے اخبارات نہیں پڑھے جس میں کہ باقاعدہ طور پر یونیورسٹی میں ہنگامہ ہوا ہے اسی بات پہ؟ اگر انہوں نے نہیں پڑھے تو یہ مجھے بتادیں یا ان کا انفارمیشن منسٹر بیٹھا ہوا ہے، سر، دیکھیں، یہ کچھ چیزیں ہوتی ہیں جو کہ ہم یہاں پہ فلور پہ ان چیزوں کو بے نقاب نہیں کر سکتے اور اگر وزیر صاحب کہتے ہیں تو پھر میں بے نقاب کرنے پہ ابھی آجاؤں تاکہ پھر ان کے والدین کو جواب یہ خود دینگے کہ ان کا نام کیوں آیا ہے یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سکندر شیرپاؤ، پلیز۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دا ایشو اهم ایشو ده او Serious issue ده، دې ته لږ Serious انداز سره Approach هم پکار دے۔ وزیر صاحب باندې هم زمونږ اعتماد دے، هغه هم د دې هاؤس ممبر دے۔ د دې سائډ ممبران هم چې دی هغه هم د دې هاؤس ممبران دی او د دې صوبې نمائندګان دی۔ که یو ممبر دلته کښې خبره کوی، دلته کښې یو موشن راولی نو هغه به په څه بنیاد به راولی۔ جناب سپیکر، پکار ده چې مونږ ټول د د هغې هر

ممبر چې دے ، د هغه احترام د کوؤ او زه ځکه دا دغه کوم چې بهتره به دا وی چې که دا تاسو Put کړئ چې دا تاسو سټینډنګ کمیټئ ته ئے لیږئ او که د هاؤس سپیشل کمیټی دې له جوړوئ، که واقعی منسټر صاحب دا غواړی چې د دې حقیقت د راا وځی نو هغه کمیټئ کښې به راا وځی او هغه به مخامخ به شی ، که څه غلط خلق وی نو د هغوی خلاف به هم کارروائی Recommend کړی او که څوک پکښې بې ګناه دی نو بې ګناه به هم ثابت شی۔ زما خیال دے چې لږ سیریس اخستل پکار دی۔ دا ټول قوم دې خوا ته مونږ ته ګوری او که مونږ دا سې ایشوز دې طریقې سره Deal کوؤ نو زما خیال دے چې دا به ښه Message نه ځی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سیریس ایشو ہے اور ایسا کوئی ایشو بھی نہیں ہے کہ حکومت کے اوپر کوئی الزام ہے یا اپوزیشن کے اوپر کوئی الزام ہے، ایک Common issue ہے سب کیلئے اور جس طرح کے حالات جا رہے ہیں اور جس طرح ایک گلوبل ویلج اور میڈیا کی جتنی Infiltration ہے، یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے کلچر کی Protection کیلئے، اپنی روایات کی Protection کیلئے Extra vigilant ہوں، ہم زیادہ ہوشیار ہوں، ہم زیادہ چیک رکھیں ان چیزوں کے اوپر کیونکہ یہ بالکل ناقابل برداشت ہے۔ میں جناب سپیکر، اس ایشو کے اوپر اپوزیشن کا ساتھ دونگا (تالیاں) لیکن میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں منسٹر صاحب سے بھی کہ اس کیلئے سٹینڈنگ کی بجائے سپیشل کمیٹی بنائی جائے اور سپیشل کمیٹی میں اگر خواتین کو ڈالا جائے زیادہ تر تاکہ وہ جو Affected ہیں، وہ ذرا کھل کے ان کے ساتھ بات کر سکیں کیونکہ مردوں کا، یہ نہیں کر سکتے کہ وہ Explore کر سکیں کہ حالات کیا ہیں اور اس کے ساتھ منسٹر صاحب سے بھی میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں اور ہاؤس کو بھی یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر کوئی ایسی چیز پائی گئی تو Exemplary punishment ہونی چاہیئے اس کیلئے اور میری یہ ریکویسٹ ہے جناب سپیکر اور منسٹر صاحب سے بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کے اوپر ہم Agree کریں کہ سپیشل کمیٹی بنائیں اور سپیشل کمیٹی کے اندر خواتین کو، ہمارے پاس بڑی ساری اپوزیشن و گورنمنٹ کی خواتین کو کہ وہ خود جا کے Investigate کر کے ایک ایسی رپورٹ پیش کریں کیونکہ خواتین کے سامنے خواتین بات کر سکتی ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب شاہ فرمان صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنے اچھے طریقے سے جو پندرہ منٹ سے یا بیس منٹ سے ہم ایک موضوع پر بات کر رہے ہیں، انہوں نے اس کو اتنے اچھے طریقے سے سمیٹا اور واقعی اس میں خواتین کی نمائندگی زیادہ ہونی چاہیئے، مجھے جس وقت یہ بلاتے ہیں، میں حاضر ہونگی، ضروری نہیں ہے کہ موؤر جو ہے تو اس کمیٹی میں ضرور شامل ہوں۔ آپ یہاں پر جو حکومتی بنچ کی خواتین ہیں اور جو اپوزیشن کی خواتین ہیں، ان کو بٹھائیں، میں ان کو بریف کرونگی کہ کیا ہوا، کیسے ہوا اور کہاں پہ ہوا؟ اور پھر اس کے بعد وہ Evidence جو ہے، وہ ان کے سامنے رکھونگی اور پھر جو کمیٹی فیصلہ کریگی تو وہ میرا خیال ہے، یہ چونکہ نہ تو حکومت کی بات ہے اور نہ اپوزیشن کی، جیسے شاہ فرمان صاحب نے بتایا تو میرا خیال ہے اسی پر میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں اور اگر کمیٹی بنادی جائے تو بہتر ہے۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر سراج الحق صاحب، پلیز۔

سینیئر وزیر (خزانہ): رولز میں لکھا ہے کہ تحریک التواء کے حوالے سے دفعہ 71 جز (ب) کو آپ پڑھیئے۔ اس میں لکھا ہے کہ تحریک کا تعلق ایک واحد متعین معاملہ سے ہونا چاہیئے جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہو تو سوال یہ ہے کہ اس میں خود ہی لکھا ہے کہ گزشتہ اسمبلی کا میعاد ختم ہونے کی وجہ اس پر کارروائی نہیں ہو سکی، یعنی گزشتہ اسمبلی کا، خود ہی اس میں اعتراف کیا گیا ہے تو کیا یہ سپیکر صاحب، دفعہ 71 جز (ب) کے مطابق میرے خیال میں یہ تو، انہیں ہم سپورٹ کرتے ہیں، تعاون کرتے ہیں جو شاہ فرمان وغیرہ، لیکن ویسے ایک قانونی نکتہ ہے، اس پر آپ کی بھی رولنگ ہونی چاہیئے کہ اس رول کی روشنی میں یہ اس کے مطابق نہیں لگتا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much for your assistance.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! یہ جو بات گزشتہ اسمبلی کی ہوئی ہے، اس قسم کا واقعہ اس وقت بھی ہوا تھا لیکن یہ جو بات ہے، یہ بعد کی بات ہے، یہ مہینے کی بات ہے، مہینے کی بات ہے اور یہ میں نے تقریباً کوئی پندرہ دن پہلے یہ کال اٹینشن جمع کروایا ہے، یہ ابھی ہوا ہے، Second یہ واقعہ ہے جو کہ یونیورسٹی میں اس پر تصادم بھی ہوا ہے طلباء کے گروہوں کا، بالکل آدھا حصہ جو ہے، یہ اس کی Continuation ہے، اگر آپ دیکھیں تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ انیسہ زیب صاحبہ شاید وہ کچھ Assist کر سکے، ان سے بات کرتے ہیں، ان کو سنتے ہیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ معزز سینئر منسٹر صاحب نے جو پوائنٹ کیا ہے، وہ صحیح ہے لاء کے مطابق لیکن اسی قانون میں جو ہمارا ضابطہ 71 ہے، اس کا جو (c) Sub rule ہے، اس میں لکھا ہے: “The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session”. تو یہ سیشن ابھی شروع ہوا ہے، Even اگر پچھلے سیشن میں کوئی اس حوالے سے ہو بھی تو اس کو ہم، اس لحاظ سے اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔

سینئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر (خزانہ): اگر نگہت میڈم صاحبہ یہ بتائیں کہ اگر اس چیز کو انہوں نے گزشتہ ایک بار اسمبلی میں اٹھایا ہے جو زائد از میعاد ہو گیا ہے اس دفعہ (b) 71 کے مطابق، یعنی ہم قانون کے حوالے سے بات کرتے ہیں باقی تو، مونږه پښتانه يو او چې ځنګه د غيرت او د پښتو او د عزت تقاضه ده هغه شان مونږه ولاړ يو درسره خو خبره د قانون او د دې رولز مطابق کوم نو که اسمبلۍ د رولز مطابق وچليږي نو زياته به مناسبه وي۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی انیسہ زیب صاحبہ، پلیز۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: رولز کے بارے میں جناب معزز رکن نے بتایا چونکہ یہ معاملہ ان خواتین کی حرمت کو محفوظ رکھنا ہے اسلئے اس Specific incident کو انہوں نے اپنے اس معاملے کا حصہ نہیں بنایا اور دوسرا یہ اسمبلی سیکرٹریٹ نے اس کی تمام شقیں دیکھ کر اور تب ہی اس کو ایجنڈے پر لیکر آئے ہیں جناب سپیکر اور ہمیں پورا یقین ہے کہ سیکرٹریٹ نے ان تمام چیزوں پہ غور کرکے یہاں پر پیش کیا۔

جناب سلطان محمد خان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سلطان محمد خان صاحب، پلیز۔

جناب سلطان محمد خان: سپیکر صاحب مهربانی۔ سپیکر صاحب! چونکه ایشو ډیره زیاته سیریس ده او اوس په دې وخت کښې سینیئر منسټر صاحب په دې باندې قانونی یو ډیبیټ هم شروع کړو نو سپیکر صاحب، زه د هاؤس په نوټس کښې دا خبره راوستل غواړم چې کوم Rule 71 دے، هغه خو ټولو دلته Quote کړو او هغه ئے اووئیلو۔ بل چې میډم کوم دغه جمع کړے دے تحریک التواء، هغې کښې سپیکر صاحب، هغه Ongoing یوه مسئله ده، هغه دا نه ده چې هغه مسئله ختمه شوې ده دوه کاله مخکښې او اوس په هغې باندې مونږه بحث کوؤ، دې وخت کښې هم دا مسئله په میدان باندې موجوده ده نو یوه مسئله چې شته سپیکر صاحب، نو دا خو د Recent occurrence مسئله ده، بیا اسمبلی سیکرټریټ ته راغلې ده، بیا ایډمټ شوې ده په دې هاؤس کښې، دې وخت کښې نو سپیکر صاحب، زما په خیال بجائے د دې چې مونږ د دې Legal niceties ته خو Legal fine points ته خو، پکار دا ده چې په دې مسئله باندې فوری طور یو کمیټی جوړه شی او هغه په دې باندې غور و خوض وکړی جی۔ مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه جی۔ چونکه دا Under discussion ده، Admissibility یا ایډمټ نه دے کنه جی د Proper دغه د پاره نو د دې د پاره زما خیال دے چې So for as learned honourable Minister admitted the contention of the Opposition تو I think it will be better چې دا، اس کو، آپ کیا چاہتے ہیں؟۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر مشتاق غنی، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: میں سر، یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ ہمیں، دیکھیں جیسے سراج الحق صاحب نے کہا ہمیں کسی کمیٹی پہ، سٹینڈنگ کمیٹی میں جانے پہ اعتراض نہیں ہے، ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ایشو ہے، یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ 12-2011 کا ہے یا اس کے بعد کا ہے تو کوئی Specified چیز ہے ہی نہیں اس کے اندر، Specific چیز کوئی Mention ہی نہیں ہے اور پھر اگر اسی طرح ہر ایڈجرنمنٹ موشن آتی رہے اور ایڈمٹ ہم کرتے رہے تو میرے خیال میں، اور پھر یہ ایشو جو ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ جیسے میں نے نگہت اورکزئی صاحبہ سے کہا کہ آپ اور ہم بیٹھ کر اس کو چیک کرتے ہیں، ایشو ہے بھی ہے یا نہیں ہے، ہر چیز سامنے آجانا، میں نے پہلے آپ کو Example بھی دی ہے کہ نہیں ہوتی اور پھر جیسے سراج الحق صاحب نے آپ کو حوالہ دیا (b) 71 کا، آپ (g) 71 بھی دیکھ لیں کہ: "The motion must not deal with a hypothetical case"، وہ بھی اس میں یہ چیز نہیں آ رہی ہے، پھر 69 آپ پڑھ لیں، اس کے تحت بھی یہ بنتی ہی نہیں ہے سر، باقی جو ایوان کی رائے ہے لیکن ہم تو لاء کے تحت بات کر رہے ہیں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ معراج ہمایون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ منسټر صاحب ته خو اول پخیر راغلے وایم چې هغه د خپل ټور نه واپس راغلے د یورپ نه او د هغوی په دې غیر موجودگۍ زمونږه اوس وخت کښې دوه مسئلې روانې دی یو خو د جینکو د سبق او د جینکو سره د بې عزتی کیدل په یونیورسټیز کښې او په تعلیمی ادارو کښې، بل طرف ته زمونږه د تعلیم هغه چې مسئله ده، د لاء اینډ آرډر مسئله ده نو دا یو داسې ایشو ده چې دا اپله دې پله کیدل نه دی پکار، دا د کمیټۍ ته لاړ شی او په دې باندې د غور وشی۔ جینکۍ هسې هم غیر محفوظه دی د کور نه نشی وتلې ځکه چې سړکونو باندې هم امن و امان نشته دے، په کالجونو کښې هغه نشته دے، یونیورسټی خو زمونږه بالکل تباه ده، ټولې

یونیورسټیانې تباه دی۔ پرون چې دا وشول او اور ولګیدلو، دا حالاتو کښې به جینکو سره څنګه سلوک کیږی، هغه Imagine کولې شی هر څه، د هائر ایجوکیشن او دې مسئلې ته ډیر فکر کول پکار دی او دا کمیټۍ ته لیږل پکار دی او دا په لویه دائره کښې کتل پکار دی۔ مهربانی۔

<u>سردار مہتاب احمد خان (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مسٹر مہتاب احمد خان عباسی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریہ۔ میرا خیال تھا کہ جو آنریبل منسٹر صاحب ہیں ہائر ایجوکیشن کے، انہوں نے اس کو بلاوجہ Resist کیا۔ دیکھیں یہ ایک بہت Sensitive issue ہے اور حقیقت یہ ہے کہ It exists there جس کا وجود ہے، یہ آنریبل ممبر نے جو Issue raise کیا ہے، یہ ان کی اچھائی ہے کہ انہوں نے اس کو ایک Decent طریقے سے پیش کیا ہے۔ یہ بڑا تکلیف دہ، نہایت قبیح اور Evil issue ہے، It does exist there, let us accept it، یہ مجھے امید نہیں تھی کہ منسٹر صاحب اس کے اوپر Resist کرینگے۔ یہ آپ کی حکومت کا ایشو نہیں ہے، This issue is a social issue، یہ ہماری یونیورسٹیز میں، ہمارے سکولز میں یہ موجود ہے اور بڑا تشویشناک ہے۔ ہم سب جو یہاں بیٹھے ہیں، ہماری بیٹیاں بھی ہیں، ہماری بہنیں بھی ہیں، ہماری مائیں ہیں، Our daughters are in the colleges and the universities and they go through a very painful, I must stress on the word, they go through a very painful practices in the higher education، Exploitation ہے کیونکہ ہماری سوسائٹی میں بیٹیاں اور بچیاں اور بہنیں بڑی مشکل سے بات کرتی ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ہمارا تو ایک بہت مختلف ملک ہے، یہاں پہ اس کی Social values مختلف ہیں، اس کی Moral values different ہیں، یہاں پہ Religious اور Cultural pressure different ہے لیکن Fact یہ ہے کہ پوری دنیا میں جو Western Countries ہیں، جہاں پہ بہت مختلف نظام ہے، وہاں پر بھی یہ Issue exist کرتا ہے اور Off and On آتا رہتا ہے تو ہمارے ہاں ایک بہت ظلم سے ہماری بچیاں گزرتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ایشو کو میں بہت سوچ رہا تھا کہ کیا طریقہ ہو، یہ سوچنے کی ضرورت ہے، اس پر ڈسکشن اوپن شاید نہیں ہونی چاہیئے لیکن اگر حکومت اپنے انٹیلی جنس سسٹم کو بھی اس میں Involve کرے، یہ ہماری بچیوں کے مستقبل کی

بات ہے،They need protection،ان کی حفاظت نہیں بلکہ ان کو ایک باپ کی طرحProtect
کرنا ہے،ایک اس ماں کی طرح ان کوProtect کرنا ہے جو ہر آنے والے طوفان سے اپنی اولاد کو بچاتی ہے،
تو یہ ایشو بہت Important ہے، میں Appreciate کرتا ہوں آنریبل منسٹر شاہ فرمان صاحب کو کہ
انہوں نے ایڈمٹ کیا اور پھر آخر میں ایجوکیشن منسٹر صاحب نے بھی ایڈمٹ کیا،اس پر ایک بہت اچھی تجویز
یہ ہے کہ جو ہماری خواتین ممبرز ہیں، وہ اس کوConduct کریں، وہ اپناRoleادا کریں لیکن میرے ساتھ
ہی اس میں یہ بھی ہوگا کہ پورے صوبے میں ہائر ایجوکیشن کے جو انسٹی ٹیوشنز ہیں، جہاں پر بدقسمتی سے
Coeducation کی Compulsion ہے، جہاں جہاں پر فیکلٹی ممبرز جو ہیں، وہ میل ممبرز ہیں، وہاں
سب کو شامل کرنا چاہیئے کیونکہ میرے اپنے علم میں ہے، مجھے تھوڑے دن پہلے ایک خط ملا چونکہ اس پہ
دستخط نہیں تھے تو اسلئے میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا کہ اس کو میں Raise کرتا یا میں اس پر کچھ پیچھے جاتا
لیکن Just hardly few days back, I also received a letter which was not
signed by any member لیکن اس پر Petition تھی From the female students,
It was regarding the COMSAT Institution in Abbottabad کہ وہاں پر بھی
اس ایشو کو انہوں نے کہا کہ ایک بڑی Exploitation ہے اور بڑی تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے تو سچی بات
ہے کہ ایک دردمندی تھی اور انہوں نے اللہ کا واسطہ دیا تھا لیکن مجھے حقیقتاً اس کے، میرے بچوں کے اس
میں نام نہیں لکھا ہوا تھا تو میرے پاس کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا لیکن I am thankful today to
the honourable Member that she has provided an opportunity for
me also کہ میں بھی اپنی اس بات کو کروں کیونکہ یہ ساری جو انکوائریز ہیں، ان کو ایک تو 'ان کیمرہ' ہونا
چاہیئے۔Please make sure that this proceedings جیسا کہ ابھی تجویز ہوگئی ہے کہ اس کو
ایک سلیکٹ کمیٹی میں ہو یا ایک سپیشل کمیٹی میں ہو The proceedings of the Select
Committee or Special Committee must be confidential, they must
be kept confidential by all means اور وہ 'ان کیمرہ' ہو اور جس کی Report
presentation ہو، وہ بھی میں تجویز کروں گا کہ They should find out some
provision in the rules کہ That report should not be presented openly

تاکہ ہم اس کو ڈسکس کر کے اس کے اوپر دیکھ کے Then we will find out, how to proceed further? کیونکہ یہ انکوائری سٹینڈنگ کمیٹی یا سلیکٹ کمیٹی کے پاس جو ہو گی That will not be sufficient، Sufficient یہ ہو گا کہ We must find out the real culprits behind it، جو Exploitation کرتے ہیں، جو ایک گھناؤنا کردار ادا کرتے ہیں، ان کو Find out کر کے، ان کو سارے نظام سے خارج کرنے کی ضرورت ہے، وہ کیسے خارج ہوں؟ وہ قانون کے سخت ہاتھ ہوں، معاشرے کے سخت ہاتھ ہوں اور پھر یہ ہاؤس کسٹوڈین بن کے ان کے پیچھے کھڑا ہو۔ So this is my suggestion, I am thankful کہ یہ مسئلہ آج پیش آیا۔ اس کیلئے (تالیاں) میں آنریبل سینیئر منسٹر سے، آنریبل سینیئر منسٹر سے میری ریکویسٹ ہے کہ وہ ایشو جو ہے، یہ میرا خیال تھا کہ They would come forward as a champion of this issue, but انہوں نے بجائے اس کے کہ وہ اس کے Champion بنتے، اس کے رول ماڈل کے طور پہ سامنے آتے He tried to take his shield behind the so called rules of this House۔ یہ ایشو ہے اور We must admit that and we must go further to find it out اور I want a complete support for this from the government (تالیاں) میں چاہوں گا کہ اس کی حمایت ہونی چاہیئے۔ Thank you very much, Sir۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی مسٹر سراج الحق، پلیز۔ سراج الحق صاحب! مسٹر سراج الحق صاحب، پلیز۔

<u>سینیئر وزیر (خزانہ)</u>: جناب سپیکر، سردار صاحب کو سپورٹ کرتے ہوئے تین اصولی باتیں کروں گا۔ ایک تو یہ ہے کہ ہر اس معاملے کی تحقیقات کرنا لازم ہے جس میں کوئی مستغص ہو اور اگر میڈم کے علم میں کوئی مستغص ہو تو بغیر آ کے کہ وضاحت کر لیں، ان کی طرف سے ایک Commitment آئی ہے، اس پر ہم قائم ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ Suppose کسی ممبر اسمبلی کے علم میں کوئی ایسی بات آجائے تو بجائے اس کے کہ آئندہ سیشن کا انتظار کریں اور اس میں اتنا عرصہ گزر جائے کہ جس پر ظلم ہوا ہو، اس پر بھی یعنی تین چار سال گزر جائیں جس نے ظلم کیا ہو، اس کو بھی سزا نہ ملے تو انتظار کئے بغیر متعلقہ محکمے سے بات ہو،

وزیر سے بات ہو کسی بھی ادارے سے تاکہ ظالم اور مظلوم دونوں کو اپنا اپنا حساب کتاب مل جائے۔ تیسری بات جو سردار صاحب نے کی ہے، میں اس کو بھی سپورٹ کرتا ہوں کہ سچی بات یہ ہے کہ مخلوط تعلیم، مخلوط سوسائٹی، مخلوط معاشرہ یہ اس خالق اور مالک جس نے اس کائنات کو بنایا ہے، اس کے احکام کی خلاف ورزی ہے، خواتین کیلئے، طالبات کیلئے اگر ہمارا بس چلا تو پہلے بھی ہم نے علیحدہ یونیورسٹیاں قائم کی تھیں اور شاید یہ اعزاز ہمیں حاصل ہے کہ یہاں کوئی خواتین یونیورسٹی نہیں تھی، ہم نے علیحدہ خواتین یونیورسٹی قائم کر کے ایک Opportunity مہیا کی کہ آؤ مل کر علیحدہ نظام اور ماحول میں تعلیم حاصل کریں۔ آئندہ بھی اس چیز کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے علم میں ہوگا، میڈیکل کالج برائے طالبات بھی، خواتین یونیورسٹی بھی اور سردار صاحب اگر مجھے سپورٹ کر لیں، میں تو اس کو اس ایشو پر سپورٹ کرتا ہوں کہ مزید بھی ہمیں مخلوط تعلیم کی بجائے علیحدہ تعلیم کی طرف جانا چاہیئے۔ (تالیاں) اور میں نے تو اس فلور پہ یہ بھی یعنی ایک Suggestion، (مداخلت) میڈم! اجازت، ایک Suggestion یہ بھی دی تھی کہ اچھا یہ ہوگا کہ خواتین کیلئے کوئی بہت خوبصورت اچھی جس میں ان کا اپنا سپیکر ہو، اپنا ڈپٹی سپیکر ہو (تالیاں) خواتین یونیورسٹی بھی ہو تاکہ کھل کر اپنی بات کر سکیں، وضاحت کر سکیں اور کوئی حدود اور قیود نہ ہوں، یہ زیادہ Progressive اور ترقیافتہ ہوگا، ان شاءاللہ تعالیٰ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جناب، بہت۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی مشتاق غنی صاحب، پلیز!

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میں صرف وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے سراج الحق صاحب نے کہا کہ ایک واقعہ ہو گیا، اب کمیٹی کا ہم نے کہہ دیا ہے کہ جائے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، شاہ فرمان صاحب نے بھی کہہ دیا ہے، کمیٹی سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ میں اور نگہت ہم ایک دو تین دنوں میں بیٹھ کے اس کو دیکھیں اور جو بھی بات ہے، Prompt action ہم لے لیں تاکہ ثبوت ان کے پاس ہیں اگر، تو آپ دو تین دن میں فیصلہ کر لیتے ہو اور ظالم مظلوم دونوں سامنے آجاتے ہیں لیکن آپ کی

Insist پہ ہم نے کہہ دیا ہے کہ جائے سٹینڈنگ کمیٹی میں، اب اس میں چھ مہینے لگیں گے مجھے پتہ ہے کم و بیش، لیکن انصاف دو سال پہلے بھی Delay ہوا چھ مہینے اور بھی Delay ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جناب۔ چونکہ یہ بہت Serious nature offence ہے اور بہت Detailed discussion ہو چکی ہے اس پہ، میری Humble submission اس میں یہ ہے کہ میں اس کیلئے ایک خصوصی، سپیشل کمیٹی تشکیل کر دیتا ہوں (تالیاں) اور ہاؤس کو Put کر دیتے ہیں میرے خیال میں، اس ہاؤس سے اجازت لے کے پھر اس کیلئے سپیشل کمیٹی کرتے ہیں۔

Is it the desire of the House that the Special Committee may be constituted to probe into the matter? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Special Committee will comprise Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, Madam Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to ascertain defects. Sufficient?

اراکین: کوئی اور بھی ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں دو، ایک میں میڈم عظمیٰ خان، عظمیٰ خان اور دوسری طرف سے میں جناب، پی ٹی آئی سے جی ملیحہ لودھی صاحبہ، ملیحہ تنویر، نہیں ہے؟ (محترمہ دینا ناز، رکن اسمبلی سے) میڈم! آپ Willing ہیں؟ میڈم دینا ناز۔ (تالیاں) اور انیسہ زیب صاحبہ سے بھی میری گزارش ہے کہ ان کو بھی جو ہے تو میں سپیشل کمیٹی میں، اور دوسری سائڈ سے ایک بندہ اور لے لیتے ہیں، شاہ فرمان صاحب میرے خیال میں بہتر ہونگے (ہنستے ہوئے) او کے جی، تھینک یو۔

Mufti Said Janan, MPA, to please move his adjournment motion No. 62, in the House. Mufti Said Janan, absent, it lapses.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9: Mr. Bakht Baidar, MPA, to please move his call attention No. 213, in the House. Mr. Bakht Baidar Khan.

جناب بخت بیدار: شکریہ جناب سپیکر صاحب، نوٹس نمبر 213۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ تیمر گرہ دیر کے علاقے چکدرہ میں رینجر کی پوسٹ پر ایک جونیئر بندے کو

لگا دیا گیا ہے چونکہ رینجر کی پوسٹ گریڈ 17 میں ہوتی ہے اور اس پر جو بندہ لگایا گیا ہے، وہ گریڈ 9 میں ملازم ہے، یعنی فارسٹر ہے جس کی نااہلی کی وجہ سے قیمتی جنگلات تباہ ہوگئے ہیں، لہذا حکومت فوری طور پر اس مسئلے کو حل کرے۔

جناب سپیکر صاحب، تاسو ته پته ده چې صوبه پختونخوا خاصکر زمونږ ملاکنډ ډویژن او بیا دیر کښې جنګلات زمونږ د قوم قیمتی اثاثه ده او آئے روز تاسو اخبارونه ګورئ او نوره میډیا ګورئ چې کومه بې دردئ سره دا کټائی شروع ده د محکمې په میل ملاپ باندې، دغه وجه ده چې جونیئر کسان په سینیئر پوسټ لګیدلی دی او دې محکمې خپله کارکردګی ډیره وروستو پاتې کړې ده۔ لهذا زما دا درخواست دے چې چونکه زمونږ که سیلاب راځی او که بل څه راځی، د جنګلات د نه کیدو په وجه سیلاب هم راځی او ډیرې تباهیانې کیږی نو زما دا درخواست دے چې 9 سکیل ته ګوره او 17 سکیل ته ګوره، آیا دې محکمې سره دا کسان کم دی او که کم دی نو پکار ده چې مطلب دا دے چې بندوبست ورله وکړی او نن سبا خو د بوټو نالولو وخت دے او مطلب دا دے زمونږ په علاقه کښې خلق ټول تقریباً مطلب دا دے شجر کاری کوی نو دا ډیره اهمه مسئله ده او زه درخواست کوم چې د فارسټ څوک انچارج وی چې ما ته یو پازیټیو جواب راکړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر فضل الٰہی! فضل الٰہی خان، پلیز۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): تهینک یو جناب سپیکر صاحب۔ زما مشر چې کوم کوئسچن کړے دے جی، خبره داسې ده چې یو میاشت وشوه چې As a پارلیمانی سیکرټری زه دې ډیپارټمنټ ته راغلے یم جی۔ څنګه چې دوئ د سمګلنګ حوالې سره خبره وکړه نو جناب سپیکر صاحب، څنګه چې دوئ د اخبارونو ذکر وکړو، د میډیا ذکر ئے وکړو خو زما خیال دے چې دا به دوئ کتلی وی چې د ټولو نه اول پشاور کښې چې څومره سمګلران وو او چا به سمګلنګ کولو نو جناب سپیکر صاحب، ما پخپله د هغوی سرپرستی وکړه د ډیپارټمنټ او هغه سمګلران ما پخپله ګرفتار کړل (قہقہے) دوئ چې د، ما د ډیپارټمنټ سرپرستی وکړه او هغه سمګلران مونږه پخپله ګرفتار کړل۔ هغوی ته

په ګزشته دور کښې کهلم کهلا چهټی ورکړلې شوې وه او هغه چې کوم دے د ډیر خبره وه نو ډیر ته هم زه لاړم، تاسو به کتلی وی چې په ټی وی باندې هم راغلی وو، په اخبارونو کښې هم راغلی وو چې هغلته داسې یو مفرور وو چې شپیته کسان هغه ساتلی وو او ګزشته دور کښې هغه ته ئے هم کهلم کهلا چهټی ورکړې وه چې لګیا اوسه او دا دیار نه دی دا جوار دی، کټ کوه ئے نو زه لاړم او هغه کس چې دے ، هغه هم مونږه ښه طریقې سره ګرفتار کړو او پندره سو سلیپر مو د هغه نه برآمد کړل، اوس چې کوم دے په هغې کښې ما ، صحافیان ورونړه ناست دی چې کوم ضلعې ته هم زه تلے یم نو ما په هغې کښې کمیټیانې جوړې کړې۔ د سمګلنګ خبره ده جی، په هغې کښې ما جناب سپیکر صاحب، کمیټیانې جوړې کړې، په هغې کښې مونږ سره لوکل کمیونټی، صحافی برادران او ټول د هغه ځائې سیاسی فګرز چې څومره زمونږ ملګری دی، هغه کمیټیانې مونږ جوړې کړې او په هغې کښې مونږ مکمل د سمګلنګ خلاف یو ښه حکمت عملی وکړه او سمګلنګ مونږ رکاؤ کړو۔ جناب سپیکر صاحب، زه په دیکښې د پولیس هم ډیر مشکور یم او Specially د ډی آئی جی ملاکنډ صاحب هغه ګواه دے د دې خبرې او زه د هغه او د هغه سټاف هم ډیر مشکور یم چې ما سره ئے پوره مرسته وکړه او ما پولیس، صحافیان ورونړه او سیاسی ملګری چې څومره دی چې هغه د هرې پارټئ دی، هغه ما په هغه کمیټیانو کښې سپیکر صاحب! شامل کړل او هغې کښې مونږ مضبوطې فعال کمیټیانې جوړې کړې او مونږ سمګلنګ بند کړو۔ د پاکستان په تاریخ کښې به داسې کار نه وی شوے څومره چې په دې یو میاشت کښې د الله په حکم سره مونږ-----

جناب بخت بیدار: هغه دغه باره کښې هم-----

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: راځم جی، یو خو ته بې صبره ئې، تا کښې دا کار ښه نه دے کنه مشره۔ نه خیر دے دے عادت نه مجبوره دے۔ جناب مشر صاحب! داسې ده چې دغه سائډ ته بیا څنګه چې ګزشته دور کښې د کرپټ افسرانو سرپرستی مختلف، مختلف، سوری، مختلف سیاسی خلقو کوله جناب سپیکر----

Mr. Deputy Speaker: Please address, please address the Speaker.

(Applause)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، که زما ورونړه، زه دوئ ته جواب ورکوم او دوئ ما ته نه مخاطب کیږی نو زه به هم ورته نه مخاطب کیږم، مهربانی د وکړی ما د خپلې خبرې ته پریږدی۔ (قہقہے) یو خبره جناب سپیکر صاحب! ما دوه لستونه جوړ کړی دی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سے گزارش ہے، آپ بھی مہربانی کریں، آپ جو ہیں تو ان سے مخاطب نہ ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، ما دوه لستونه جوړ کړی دی، په هغې کښې Honest officers دی، کرپټ آفیسرز دی، چونکه دغلته چې کوم کس لګیدلے وو جی، هغه په کرپټ لسټ کښې وو، د دې د پاره دغه کوم کس چې وو هغه ما عارضی لګولے دے او هغه اوس کوم نوے لسټ زمونږ تیار شو نو ان شاء الله تعالیٰ ډیر زر به هغه لرې شی او نور زمونږ چې کوم کسان دی او په هغې باندې کار شروع دے ځکه چې دوئ ته دا معلومه ده او دوئ ما سره دا اتفاق هم کوی سپیکر صاحب چې په دې ډیپارټمنټ کښې انتهائی کرپشن وو، هغه مونږ کنټرول کړو، ان شاء الله په دس پندره ورځو کښې به ټول هغه به د خپل سکیل مطابق ډیوټی کوی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔

جناب سلطان محمد خان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سلطان محمد خان، سلطان محمد خان، پلیز۔

جناب سلطان محمد خان: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ یو خو زه ستاسو په توسط باندې پارلیمانی سیکرټری صاحب له مبارکباد ورکوم چې دا دومره ډیر اختیارات د پارلیمانی سیکرټری سره دی نو زما په خیال دا هم د دې صوبې په تاریخ کښې به راځی چې یو پارلیمانی سیکرټری سره دومره اختیارات شته دے۔ اول خو مبارکباد ورله ورکوم، دویمه خبره سپیکر صاحب! چې پارلیمانی سیکرټری صاحب خو ډیر ښکلے جواب ورکړو خو هغه سوال، چې کوم موشن جمع شوے وو، د هغې سره د هغې تعلق نه وو۔ سپیکر صاحب، پارلیمانی سیکرټری پخپل اولنی Sentence کښې یو خبره وکړه، وائی چې زه د سمګلرانو

سرپرستی کوم په دې صوبه کښې   (قہقہے)   نو زما گزارش دا دے، که واقعی هغوی د سمګلرانو سرپرستی کوی نو بیا خو Expunge کوئ مه دا ریمارکس او که نه هغوی د سمګلرانو سرپرستی نه کوی نو سر پلیز، بیا دا ریمارکس Expunge کړئ سر، زما دا ریکویسټ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر فضل الٰہی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، ما وئیل د ډیپارټمنټ سرپرستی مې وکړه او سمګلران مو ګرفتار کړل۔ ما ته پته ده په دیکښې به زمونږ داسې ملګری وی چې د هغوی به پکښې ډیر قریبی دوستان وی، هغوی ته به د کھ رسیدلے وی خو زه د هغوی د کھ کښې شریک کیدے نشم، بخښنه غواړم د هغوی نه۔ جناب سپیکر صاحب، ما د ډیپارټمنټ سرپرستی کړې ده او زه پارلیمانی سیکرټری یم او د دې نه علاوه تاسو ته پته ده چې اوس زمونږ چونکه منسټری چې کوم ده، هغه زمونږ سی ایم صاحب سره ده او As a پارلیمانی سیکرټری ما سره چې کوم اختیار دے، د هغې اختیار د دائرې لاندې ما هر کار کړے دے۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب، ستاسو ډیره زیاته شکریه، ډیره زیاته مننه سپیکر صاحب۔ زه خدائے شته چې حکومت ته به هم دا ریکویسټ کوم ځکه چې د ډیر وخت نه مونږ ګورو، سپیکر صاحب! ستاسو توجه هم غواړم چې کله زمونږ په ټی وی کښې پټئ وچلیږی، وائی یره " اسی صوبے کے چیف سیکرٹری کو فارغ کر دیا گیا" کله مونږ په اخباراتو کښې وګورو چې د حکومت د طرف نه، د ډیرو اعلیٰ عهدیدارانو د طرف نه دا بیانونه راشی چې "اگر کوئی اس طرح کرے گا تو اس کو جوتے مارو" او یا بیا کله داسې الفاظ روزانه بنیاد باندې چې دلته افسران کرپټ دی یا داسې، سپیکر صاحب! زما به خواست دا وی چې مونږ د دې هاؤس ډیر آنریبل ممبرز یو ټول، زمونږ هم پریویلجز دی خو د دې صوبې چې څومره مشینری ده او څومره افسران دی سپیکر صاحب، د هغوی هم پریویلجز دی، هغوی هم خپل

عزت لری، هغوی هم خپل خاندانونه لری، زما یقین دا دے چې دا Good governance نه دے دا خو سپیکر صاحب، Mismanagement دے نو زه به گزارش کوم د حکومت دې ټولو وا کمنو ته چې کله هغوی خپلې خبرې کوی، خپل Statement جاری کوی چې هغوی ډیر د احتیاط نه کار واخلی او د چا ذات ته، د چا Repute ته نقصان ونه رسی او هغه کار د وشی۔ سپیکر صاحب، مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ فرمان صاحب۔اس کے بعد بات ختم کرنے سے جو ہے، نماز کا بھی ٹائم پورا ہے۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔بخت بیدار صاحب کی ایک Simple سی بات ہے کہ ایک بندہ اگر گریڈ 9 کا گریڈ 17 کے اوپر لگا ہوا ہے تو یا تو محکمہ یہ بتادے کہ ان کے پاس آفیسرز کی کمی ہے اور رولز بھی یہی ہے کہ اگر سینیئر آفیسر Available ہے تو اس کو اپوائنٹ ہونا چاہیئے۔ بالکل Concerned Minister کے ساتھ اس کے اوپر بات کی جائے گی اور یہ آپ کی بڑی ایک Genuine سی بات ہے اور اس پر اگر سینیئر آفیسر Available ہے تو وہ ان شاءاللہ لگ جائے گا، (تالیاں) اس کے اوپر کوئی دورائے ہو نہیں سکتی۔ اگر حکومت کے کسی ممبر کے آپ یہ، سرکاری آفیسرز ہمارے لئے اتنے ہی محترم ہیں جتنے ہمارے Colleagues ہیں، جتنے ہمارے Politicians ہیں، صرف Job function specialization جسے کہتے ہیں کہ ایک کی ایک ذمہ داری ہے اور دوسرے کی دوسری ہے۔ ہم Politicians سے بھی لڑتے ہیں، آفیسرز کے ساتھ بھی لڑیں گے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم کسی اور نظر سے دیکھتے ہیں، ہمارے لئے سب محترم ہیں، اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو میں معذرت کرتا ہوں۔Thank you very much۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ برائے نماز جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Deputy Speaker: Call Attention Notice No. 214: Mr. Abdul Karim Tordhair, MPA, Call Attention No. 214. Abdul Karim.

جناب عبدالکریم: تھینک یوجناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع صوابی میں غیر رجسٹرڈ موٹر سائیکلوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ موٹر سائیکلوں کے آئے دن روڈ ایکسڈنٹس سے عوام الناس بے حد پریشانی اور ذہنی کوفت میں مبتلا ہیں۔ ڈی پی او صوابی اور بارگین ایسوسی ایشن نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ موٹر سائیکلوں کی فروخت کرتے وقت اس کے ساتھ ایکسائز فارم پر کرکے رجسٹرڈ کیا جائے گا لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ صوابی میں ایکسائز آفس میں عملے کی کمی اور دفتر میں کمپیوٹر نظام کی خرابی ہے۔ موٹر سائیکلوں کی رجسٹریشن پر کم توجہ دی جاتی ہے، یہ ایک سنگین مسئلہ ہے، اس کے فوری حل کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر صاحب، د موټر سائیکلو د رجسټریشن د وجې نه زمونږ صوبې ته Revenue loss یو کیږی او د دې سره سره زمونږ هغه بچې چې موټر سائیکلې په قسطونو واخلی، د هغې څه ریکارډ ایکسائز سره هیڅ شے نه وی۔ زمونږ په صوابئ کښې داسې تهانړې چې دی، ټولې د دې خبرو نه ډکې دی چې روزانه مونږ ټول ممبران که د هرې پارټئ سره تعلق ساتی، وائی چې موټر سائیکل ئے ونیولو او مونږ خلاص کړئ نو زما ایکسائز والا منسټر صاحب ته دا دغه چې زمونږ عمله د پوره کړی او د دې سره سره د سټینډنګ آرډرز وکړی چې بارګین والا موټر سائیکل خرڅوی نو ورسره د د رجسټریشن پابند کړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جمشید الدین خان۔

جناب جمشید الدین (مشیر آبکاری ومحاصل): جناب سپیکر صاحب، دا دوئ چې کوم دغه وو، د محکمې جواب خو دوئ وئیلے دے، ما هغه ورځ میټنګ کړے دے او هغې کښې هم دغه، چونکه تر اوسه پورې د کله نه چې دا نوم بدل شوے وو نو اوسه پورې زمونږه د پختونخوا نوی نمبر پلیټس مطلب دا چې زمونږ په دې ګورنمنټ کښې دا دوه دوه نیمې میاشتې وشوې، څه ایک لاکھ 40 هزار نمبر پلیټس مونږ په هغوی باندې په زور راؤړل او ان شاء الله زه معزز ایم پی اے صاحب ته، ورور ته دا یقین دهانی ورکوم چې ان شاء الله Within a week به دا مسئله، د

سټاف کمے او دا نورې مسئلې به ورته، ان شاء الله دوئ به دا چینج اووینی۔ تهینک یو۔

جناب احمد خان بہادر: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: سر، احمد بهادر نوم مې دے، سردار بابک مې کړئ نو کار به سم شی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تهینک یو مسټر سپیکر۔ جناب والا، دا یو ډیر اهم ایشو ده او دا یواځې دا نه چې ګنې دا په صوابئ کښې دې مسئلې ته زمونږ ملګری ورمخامخ دی، زمونږ ټوله پختونخوا کښې دا یو ډیره غټه مسئله ده او یو ډیره غټه ایشو ده۔ صرف دا نه چې ګنې موټر سائیکلې Unregistered په بازار کښې ګرځی، د دې سره ډیرې زیاتې مسئلې نورې هم جوړیږی۔ د دې نه بله هم یو ډیره غټه ایشو ده او هغه دا ده چې زمونږ د پختونخوا زیات تر ګاډی بلکه زه به دا اووایم چې 95 یا 98% ګاډی په اسلام آباد کښې رجسټرډ کیږی او د هغې بنیادی یو څو وجې دی۔ یو وجه دا ده چې مونږ کله ایکسائز اینډ ټیکسیشن دفتر سره رابطه وکړو نو هغوی وائی مونږ له Booklets نه دی راغلی۔ دویمه وجه دا ده هغوی وائی چې نمبر پلیټې مونږ سره Available نه دی۔ بله وجه دا ده چې په Verification باندې دومره ډیر ټائم دوئ اخلی چې خلق دلته په هغې رجسټرډ کولو باندې ستومانه وی، هغوی وائی چې د دې نه ښه دا ده چې مونږه ئے په اسلام آباد کښې رجسټرډ کړو۔ نو جناب والا، دا تش دا خبره نه ده چې ګنې دا ګاډی په اسلام آباد کښې رجسټرډ شو، اسلام آباد بل ملک دے او مردان بل ملک دے؟ نه دا یو ملک دے خو پرابلم دا وی چې هغه ریونیو یا چې هغه کوم Collection د ټیکس کیږی، هغه ټول بیا اسلام آباد ته ځی، هغوی باقاعده په هغې خپل Booklet باندې لیکلی وی چې د دې ګاډی ټیکس به صرف په اسلام آباد کښې Pay کیږی، نو چې کوم ځائې کښې تاسو دغه خبره کوئ، د دې د پاره کوششونه کوئ چې په هفته کښې د دا حل شی نو زما التجاء او ګزارش منسټر صاحب ته دا هم دے چې مهربانی وکړئ او دغه طرف ته هم توجه ورکړئ، د دې تدارک وکړئ، دا کار اسان کړئ چې دا خلق دلته زمونږ په پختونخوا

کبنې رجسټرډ کوی۔ صرف سرکاری ګاډی نن سبا زمونږ په پختونخوا کبنې رجسټرډ کيږی، بل ځوک هم ګاډے په پختونخوا کبنې نه رجسټرډ کوی۔ تهينک يو، مسټر سپيکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔

مشیر آبکاری و محاصل: سپيکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جمشید الدین صاحب۔

مشیر آبکاری و محاصل: زه تاسو ته، دا هفته چې درته ما اووئيل، دا ما هغه بله ورځ ډی جی او سيکرټری رااوغوښتو، د هغوی سره ما ميټنګ وکړلو، ان شاء الله، اوسه پورې دا مسئلې وې، ټول ايکسائز دفترو کبنې د ای ټی اوز دفترو کبنې دا مسئلې وې خو ان شاء الله زه تاسو ته پوره يقين دهانئ سره، تاسو ته يقين درکوم چې ان شاء الله دا مسئلې به ډير زر ختمې شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی۔آئٹم نمبر10۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: يو منټ ما ته را کړئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا ډير خطرناک منټ دے ګوره جی، دا چې وانخلئ نو ښه ده۔ سيد جعفر شاه، پليز۔

جناب جعفر شاہ: تهينک يو سر۔ سپيکر صاحب، داسې ده چې تير ګورنمنټ کبنې سپيشل الاونس 30% يو مسئله وه او هغه اوس دې نوی حکومت په 17 فروری 2014 باندې يو نوټيفيکيشن جاری کړے دے چې هغه ئے Defreeze کړے دے او Allowed کړے ئے دے، It is good خو په هغې کبنې د اسمبلی سيکرټريټ ملازمين چې دا 30% الاؤنس به دوئ ته هم ملاويدو خو په دې نوټيفيکيشن کبنې اسمبلی سيکرټريټ Missing دے، زه وايم چې د دې تصحيح وشی۔ سراج صاحب خو نشته دے خو چې متعلقه چې ځوک هم ناست دی چې د اسمبلی سيکرټريټ دا ملازمين هم په دېکبنې شامل شی، د دوئ دا 30% هم Defreeze شی، دا ډيره Important issue ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ټهيک شوه۔

جناب جعفر شاہ: او دا تاسو پکښې دوئ ته پخپله باندې ډائریکشن د خپلې کرسئ نه وکړئ، فنانس ډیپارټمنټ ته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جعفر شاه صاحب، پلیز۔ ټھیک شوه خبره۔ سلطان صاحب خبره کوی۔

جناب سلطان محمد خان: سر! کوم توجه دلاؤ نوټس چې زمونږ کریم خان ایم پی اے صاحب دې هاؤس ته راوړے دے، د دې اهمیت ډیر زیات دے سر۔ نور پوائنټس باندې خو دلته کښې په دې هاؤس کښې سپیکر صاحب! ډسکشن وشو، زه صرف یو Add کول غواړم یو پوائنټ، هغه سپیکر صاحب! دا دے چې په دې صوبه کښې چې کوم د امن و امان صورتحال دے نو په هغې کښې چې کوم Unregistered موټر سائیکلې دی نو په هغې باندې چې کوم مجرمان دی او کوم دهشت گرد دی، هغوی هم دا Unregistered موټر سائیکلې استعمالوی او د دې مثال به سپیکر صاحب، دې هاؤس ته زه دا ورکړم چې د نن نه یو ورځ دوه مخکښې هم د دې هاؤس سابقه ایم پی اے بابر علی خان، د هغوی په حجره باندې چې کوم Grenade attack شوے وو نو هغه هم په Unregistered موټر سائیکل باندې هغه خلق راغلی وو او بیا ئے هغه Grenade ورویشتے وو نو سپیکر صاحب، زه د دې خپل Colleague دا توجه دلاؤ نوټس سپورټ کوم او مونږه دا غواړو چې دا یقین دهانی د وشی چې دا رجسټریشن په صحیح طریقې سره او څنگه چې احمد خان بهادر صاحب اووئیل په اسانه طریقه باندې دا کیدے شی، دا به د دې صوبې په مفاد وکښې وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر جمشید خان، پلیز۔

مشیر آبکاری و محاصل: زه دې خپل ورور ته دا دغه ورکوم، وگورئ تاسو مونږ ته، مونږ تقریباً دې تیر دغه کښې وگورئ میاشت کښې، مونږه په دویمه دریمه ورځ اخبار کښې ایډ (ورټائزمنټ) ورکړے دے او د هغې خلاف مونږ مشن هم چلولے دے پوره هغې کښې، صوابئ کښې جناب سپیکر صاحب، مونږ په دې دغه کښې څه تین هزار موټر سائیکلې او د رکشو رجسټریشن کړے دے۔ په دې مد کښې تقریباً څه 20 ملین مونږ ټیکس وصول کړے دے او ان شاء اللّٰه دا زه تاسو ته وایم

چې د یکښې ان شا ء اللّٰه دا چې کوم دغه وو، دا بریک چې کوم وو، هغه صرف د نوم د وجې، هغه این ډبلیو ایف پی او پختونخوا، هغه نمبر پلیټ نور نه وو راغلی، هغه پرې اوس مونږ ډیر په زور راوستلو په هغه ټهیکیدار باندې او انشا ء اللّٰه زمونږ پوره دا یقین دے چې ان شا ء اللّٰه دا به زر حل شی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه جی۔ عنایت اللّٰه صاحب!۔ سید جعفر شاه صاحب! تاسو یو ځل بیا خبره وکړئ جی، هغه خو شته نه سراج الحق صاحب، دوئ به جواب وکړی۔

جناب جعفر شاه: دا جی د Defreezing of special allowance، حکومت فیصله کړې ده او ټول دا چې کوم Freeze شوے وو نو هغه ئے Defreeze کړے دے خو په د یکښې د اسمبلی سیکرټریټ چې کوم ایمپلائز دی، دوئ هم په دغه کټیګری کښې راتلل خو په دې نوټیفیکیشن کښې د هغوی نوم نشته حالانکه They are receiving this, they have to receive this 30% allowance او د هغوی هغه هم Defreeze شوے وو نو چې د دې نوټیفیکیشن تصحیح وشی او هغوی پکښېInclude شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسټر عنایت اللّٰه خان۔ جی تاسو Repeat کړئ جی، جعفر شاه صاحب! پلیز۔

جناب جعفر شاه: زه ورته دا ټول شے وایم جی۔ عنایت اللّٰه صاحب! واورئ:

The competent authority has been pleased to unfreeze 30% **Special Allowance** sanctioned vide Notification No. so and so, in 2011 and allowed the same on running basic pay to concerned employees of civil secretariat, Chief Minister's secretariat, Governor's House, Khyber Pakhtunkhwa with effect from March 2014.

اسمبلی سیکرټریټ په دیکښې Include نه دے حالانکه They are also eligible to get this thirty percent allowance, it shall also be defreezed.

سردار اورنگزیب نلوٹها: جناب سپیکر صاحب! پہلے اسمبلی سیکرٹریٹ کو یہ 30% سپیشل الاؤنس ملتا تھا لیکن یہ چونکہ جو ابھی ان کی حق تلفی ہوئی ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللّٰہ خان، پلیز۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): Autonomous دہ، اسمبلی خو Autonomous دہ، اسمبلی خو Autonomous دہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، عنایت اللہ صاحب جواب دیدیں لیکن I think کہ یہ تو اسمبلی سیکرٹریٹ کا مسئلہ ہے، ہم خود بھی اس کو لے سکتے ہیں۔

وزیر بلدیات: سر! یہ ویسے اسمبلی سیکرٹریٹ کا Job nature جو ہے، میرے خیال میں وہ سیکرٹریٹ ملازمین سے Different ہے اور اسمبلی اپنے معاملات میں Autonomous ہے اور اگر اسمبلی Constraint feel کرتی ہے کہ وہ یہ الاؤنس نہیں دے سکتی اپنے ملازمین کو تو آگے مطلب Overall جو فنڈز کی ایلوکیشن اسمبلی کیلئے ہوتی ہے تو اس میں اضافے کا وہ کر سکتی ہے۔ لہذا اسمبلی سیکرٹریٹ کیلئے وہ ڈائریکٹ، اگر نہیں تو یہ اسمبلی کی جو Autonomy ہے، اس میں ایک قسم کی Interference مجھے لگتی ہے، یہ میری Understanding ہے لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ خود کرے، سپیکر صاحب کی قیادت میں اس پہ وہ بیٹھے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں اصل ایشو سے ہم ہٹ رہے ہیں، پھر جو یہ ڈسکشن سٹارٹ کرنی ہے لاء اینڈ آرڈر پہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ یہ جو پچھلے دو مہینوں سے سول سیکرٹریٹ کے ملازمین کیلئے 30% سپیشل الاؤنس کا جو اضافہ کیا گیا ہے تو اس میں جو اضافہ کیا گیا ہے، تو جناب سپیکر صاحب، اس کو Freeze کیا گیا ہے تو جناب سپیکر صاحب، اس میں اسمبلی ملازمین شامل نہیں ہیں جو کہ سراسر ناانصافی ہے، جناب سپیکر۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ لاء اینڈ آرڈر پر ڈسکشن کیلئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں سردار مہتاب احمد خان عباسی صاحب کو کہ: Please, start discussion on the law and order situation.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مسٹر سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب بخښنه غواړم، ستاسو په نوټس کښې راوستل غواړم چې کله مونږ د اپوزیشن ټولو ممبرانو په دې خبره

باندې صلاح وکړه چې د صوبې حالات چې دی، هغه ډیر زیات کړکیچن دی او د جنګ صورت چې دے هغه زمونږ صوبې ته راغلے نو مونږ د اپوزیشن ټولو ملګرو او مشرانو دا مناسب وګڼړله چې په یو داسې Critical وخت کښې، په یو داسې Burning وخت کښې ضروری ده چې د صوبې دا لویه جرګه چې ده، دا مونږ رااوغواړو او ستاسو شکریه هم ادا کوؤ چې تاسو اجلاس رااوغوښتو او سپیکر صاحب! دا خبره هم ستاسو په نوټس کښې ده چې مونږ په هغه میټنګ کښې تاسو ته دا ریکویسټ وکړو چې د ډیرې لوئې بدقسمتئ نه چې کله هم په دې نوی حکومت کښې په اسمبلئ کښې په لاء اینډ آرډر باندې خبره کیږی نو دلته نه د دې صوبې د پولیس جرنیل موجود وی او نه هوم سیکرټری موجود وی او بیا ډیره بدقسمتی دا ده چې د دې صوبې چیف ایګزیکټیو چې دے ، هغوی هم موجود نه وی او سپیکر صاحب! دا خبره یواځې زما خبره نه ده، دا د دې ټول هاؤس خبره ده۔ دا خبره چې زه کوم، زه د اپوزیشن نمائندګی نه، زه د دې هاؤس نمائندګی کول غواړم۔ سپیکر صاحب، که دا تپوس زه تاسو نه وکړم چې نن هم چې مونږ دلته ناست یو، د دې پیښور په ګاؤنډ کښې جهګړه روانه ده او زما د اطلاع مطابق یو میجر صاحب چې دے او د هغه نور ملګری چې دی، هغه شهیدان شو نو بیا زه په دې خبره نه پوهیږم چې د دې صوبې هغه خلق چې د Law Enforcing Agencies مشری په دې صوبه کښې کوی او بیا ډیر په معذرت سره چې د دې صوبې چیف ایګزیکټیو صاحب، آیا چې نن دلته اور لګیدلے دے اور او مونږ دې ته سنجیده کیږو نه، نو بیا دا مسئله خو نوره په دې نه کیږی چې زه به په هغوی الزامونه لګوم او هغوی به په ما الزامونه لګوی، مونږ خو غواړو دا چې دې خبرې ته ناسته پکار ده اوریدل پکار دی۔ نو سپیکر صاحب، زمونږ خو بیا خدائے شته چې د دې صوبې، د دې غریب اولس چې نمائندګی مونږ کوؤ، مونږ ته دا خبره مناسب نه لګی چې دلته آئی جی نه دے ناست، دلته هوم سیکرټری نه دے ناست، دلته چیف ایګزیکټیو نه دے ناست، مونږ ته خو سپیکر صاحب! دا خبره مناسب نه لګی چې په دې مسئله د بحث وکړو۔ لهذا تاسو د دې خپلو تحفظات نه خبروؤ چې مونږ ته خو کم ازکم دا مناسب نه لګی۔ دا august House دے ، دا د دې صوبې د ټولو نه لویه جرګه ده، مونږ خو د قوم خادمان یو،

دا افسران بیا د دې قوم هم نوکران دی، د دې وطن نوکران دی، د دې وطن په پیسو باندې دا اسمبلی هم چلیږی، زمونږه هم تنخواګانې دی، د هغوی هم تنخواګانې دی نو زمونږ دا ریکویسټ دے چې پکار ده چې هغوی حاضری وکړی، چې هغوی حاضری وکړی نو مونږ به خپل ډسکشن شروع کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ بابک صاحب کا یہ Concern جو ہے اور انہوں نے جو اظہار کیا کہ Responsible لوگوں کو موجود ہونا چاہیئے، میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ چیف ایگزیکٹیو کے بارے میں، (تالیاں) چیف ایگزیکٹیو کے بارے میں میں یہ کہہ دوں کہ ایک میٹنگ جو بہت پہلے سے Scheduled تھی اسلام آباد کے اندر، اب میں اس کو Excuse کہہ سکتا ہوں یا نہیں لیکن وجہ آپ کو ضرور بتاؤنگا کہ بہت پہلے سے ایک میٹنگ تھی اور چونکہ دو دن اس کیلئے رکھے گئے ہیں، اس بحث کیلئے دو دن رکھے گئے ہیں اور دو دن اس کے اوپر بحث ہوگی تو مجھے امید ہے کہ کل وہ Available ہونگے اور اس کے اوپر جو Concluding remarks ہیں، لیکن میں پھر سے کہتا ہوں، میں نے آپ کو وجہ بتائی جناب سپیکر، اپوزیشن کے دوستوں کو میں نے صرف اطلاع دیدی کہ ان کو پتہ ہو، میں اس کو یہ Excuse نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسی Excuse ہے کہ نہیں، لیکن حقیقت آپ کو بتائی۔ اصل ایشو یہ ہے کہ آج جتنی بھی تحاریک سامنے آئی ہیں یا جو بھی بات ہوئی، وہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کے درمیان کوئی مقابلے کی بات مجھے نظر نہیں آئی، یہ سارے Common issues ہیں، ہر ایک کیلئے ایک جیسے ہیں جناب سپیکر، اسی لئے اس کے اوپر اسی ماحول کے اندر ڈسکشن ہونی چاہیئے اور لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کے حوالے سے جو حالات بنے ہیں، پچھلے پندرہ بیس دن سے جو Different Political Parties کا ایک Different مؤقف ہے اور مذاکرات کی بات ہے، Events کی بات ہے، اس کے اندر Upsets کی بات ہے، لوگ جناب سپیکر، Confused بھی ہیں، پریشان بھی ہیں تو اس کے اوپر ایک سیریس ڈیبیٹ کیلئے آپ کی صدارت میں جو ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے اوپر دو دن ڈیبیٹ ہونی چاہیئے تو بالکل سیریس ایشو ہے، میں ریکویسٹ کرونگا اپوزیشن کے دوستوں سے کہ وہ ڈیبیٹ جاری رکھیں اور وہ کوئی چیز چھپے گی نہیں، ڈیبیٹ جاری رکھیں، کل تک ہماری ایک Clarity اس کے اوپر ہونی چاہیئے اور میں سمجھتا

ہوں کہ خوشی کی بات ہے کہ اگر ایک چیف ایگزیکٹیو نہیں ہیں تو اگر سردار مہتاب صاحب موجود ہیں تو ان کو بھی ہم اتنا ہی محترم سمجھتے ہیں اور Responsible سمجھتے ہیں کہ ان کے سامنے یہ ساری ڈیبیٹ ہو تاکہ کل تک ہم کسی Conclusion کے اوپر پہنچ جائیں اور میں یہ بھی ریکویسٹ کرونگا کہ کل اس ضمن میں اگر مشترکہ کوئی ریزولیوشن تک بھی ہم پہنچ جائیں تو یہ بہت بڑا ضروری ہے۔ سراج الحق صاحب سینیئر منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، (مداخلت) اچھا، اور Responsible لوگ ضرور ہیں۔ بابک صاحب نے چیف منسٹر کی طرف اشارہ کیا، میں یہ ایشورنس دیتا ہوں اور ذمہ داران کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر اس وقت نہیں ہیں تو کل جو Responsible لوگ ہیں، آئی جی صاحب، ہوم سیکرٹری صاحب، ان کا موجود ہونا ضروری ہے اور میں ان سے کہہ دیتا ہوں کہ کل نہیں تو پرسوں کیلئے آئی جی صاحب اور ہوم سیکرٹری صاحب موجود ہونگے، ہمیں آرڈر کی عادت نہیں ہے، ریکویسٹ ان سے کرتے ہیں کہ وہ ہاؤس کے سامنے حاضر ہوں تاکہ ان کو ان کے اوپر اطمینان ہو اور اگر پرسوں کی بات ہے تو چیف ایگزیکٹیو کو بھی آرڈر نہیں کر سکتے ہیں، جس طرح ریکویسٹ ان سے کی ہے، اسی طرح ریکویسٹ چیف ایگزیکٹیو صاحب سے بھی کرینگے تو ان شاءاللہ پرسوں آپ کے سامنے ہونگے لیکن میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اپنا View point بتا دیں، ڈیبیٹ جاری رکھیں تاکہ دوسرے دن جو ہماری ڈیبیٹ ہو تو ہم کسی نتیجے پر پہنچ سکیں، ایک مشترکہ لائحہ عمل اپنا سکیں۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، اس ہاؤس کی روایات اور ہماری جو یہ تہذیب اور ہماری جو روایات اور ہمارا جو یہ لویہ جرگہ ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ جب لیڈر آف دی اپوزیشن یہاں پہ اپنی تقریر کا آغاز کرینگے تو ان کیلئے ان ہی کے مقابل جو بندہ ہو گا، وہ بیٹھا ہو گا۔ یہاں پہ سی ایم صاحب کی، ٹھیک ہے ان کی ملاقات ضرور ہو گی، ہمیں اس کا پتہ نہیں ہے لیکن آئی جی پی صاحب کا ہم دیدار تو کرلیں کم از کم کہ ان کی شکل کیسی ہے؟ ہم ہوم سیکرٹری صاحب کو تو دیکھتے رہتے ہیں لیکن ہم نے تو آج تک آئی جی پی صاحب کو اس گیلری میں دیکھا تک

نہیں ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہ جو ہے، کل آپ سے ہم لوگوں نے ریکویسٹ کی تھی کہ یہاں پہ آئی جی پی صاحب،   (مداخلت)   جی بالکل، بالکل آپ کو ہم سلوٹ کرتے ہیں کہ آپ ہمیشہ وہ بات کرتے ہیں کہ جو آپ سے، چاہے ادھر کے لوگ کریں یا ادھر کے لوگ بات کریں، آپ نے ہمیں Honor کیا ہے اور آپ نے اپنی ذمہ واری کو پورا کیا ہے لیکن آگے جو لوگ ہیں، وہ اگر اپنی ذمہ واری کو پورا نہیں کرتے، جناب سپیکر صاحب! ابھی بھی مٹنی میں لڑائی جاری ہے اور وہاں پہ ایک میجر شہید ہو چکے ہیں اور باقی زخمی ہیں تو جناب سپیکر صاحب، اس سیچویشن میں آئی جی پی صاحب کا یہاں پہ ہونا، ہوم سیکرٹری کا، تاکہ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور باقی ہمارے جو سینیئر لوگ ہیں، لطف الرحمان صاحب ہیں، بابک صاحب ہیں، محمد علی شاہ باچا ہیں، سکندر خان شیرپاؤ صاحب ہیں، سر، ان کے Experience کو اور ان کی تجاویز کو اگر وہ نوٹ کریں تو ٹھیک ہے۔ ہم لوگ جب بات کرتے ہیں، اگر ہماری موجودگی میں آئی جی پی صاحب نہیں آنا چاہتے تو وہ تو الگ بات ہے لیکن یہ پانچ چھ لوگ جو ہمارے سینیئر لوگ ہیں، ان کی موجودگی میں ان لوگوں کا یہاں پہ بیٹھنا ضروری تھا اور یہ ہم پہلے بتا چکے تھے، تو پھر اس کو کل تک مؤخر کر دیا جائے تاکہ آئی جی پی صاحب اور ہوم سیکرٹری صاحب اور یہ تمام جتنے بھی Responsible officers ہیں، وہ موجود ہوں تو میرے خیال میں بہتر ہوگا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سب سے پہلے تو اپوزیشن کے تمام بھائیوں کو، میں بہت مشکور ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس اہم ایشو پہ ریکوزیشن کیلئے یہاں پہ ریکویسٹ کی اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کل کی میٹنگ کے فوراً بعد ہم نے مختلف لوگوں کو جس میں آئی جی پی صاحب بھی شامل ہیں اور سی سی پی او صاحب اور سیکرٹری گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز ڈیپارٹمنٹ، ان کو باقاعدہ Fax کئے ہیں جس میں سے I think کہ سی سی پی او صاحب کے ساتھ میری ملاقات ہوئی ہے، وہ موجود ہیں اور انسپکٹر جنرل آف پولیس Available نہیں ہیں۔ Similarly, I think کہ سیکرٹری ہوم بھی موجود نہیں ہیں تو افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے، آپ لوگوں کا بالکل Valid point ہے اور اس

اہم Critical situation میں ان کو یہاں پہ بیٹھنا چاہیئے تھا کیونکہ یہ فورم سب سے august ہے (تالیاں) تو میں اس ڈسکشن کو مزید آگے بڑھانے سے پہلے میرے خیال میں میں Adjourn کر لیتا ہوں Till the arrival of all officers، تو میں Adjour کیلئے، آپ کو صرف یہ نوٹ میں لے آتا ہوں کہ ایک۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات تو میڈم! آپ سنیں، پلیز۔ محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ان تمام جو افسران اور جو آفیشلز ہیں، ان کے ساتھ ساتھ لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز کے منسٹر بھی موجود نہیں ہیں جو کہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس ٹائم پہ، اور یہ بڑا افسوس ناک ہے کہ ابھی تک حکومت نے لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز کے منسٹر کی اپوائنٹمنٹ نہیں کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سیشن میں Adjourn کرنے سے پہلے ایک بار پھر یہ سپیشل کمیٹی جو ہم نے Constitute کی ابھی، اس میں کچھ تھوڑی بہت ہم نے کوشش کی ہے کہ اس میں Females کو زیادہ Representation دیں، تو اس میں ایک بار پھر سنیں کہ: مشتاق احمد غنی صاحب، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، محترمہ انیسہ زیب صاحبہ، مسٹر شاہ فرمان صاحب، ثوبیہ شاہد صاحبہ، راشدہ رفعت صاحبہ، عائشہ نعیم صاحبہ، عظمٰی خان اینڈ محترمہ دینا ناز، یہ سپیشل کمیٹی ہے اور اس کے علاوہ کل نہیں تو پرسوں تک میں اس کو Adjourn کر لیتا ہوں، اس ہاؤس کو، پرسوں ان شاء اللہ پھر دوبارہ سیشن ہوگا۔ تھینک یو۔ پرسوں تین بجے، ان شاء اللہ۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 20 فروری 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری رکنیت

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

میں،۔۔صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کی قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، یک جہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دونگا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہونگا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھونگا اور اس کا تحفظ اور دفاع کرونگا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]